AHNAF RESEARCH FORUM

آمین آہستہ کہنے کے دلائل

دلیل نمبر1

آمین دعا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا۔

(سورۃ یونس:89)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وہارون کے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی

''اَخْرَجَ اَبُوالشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا دَعَا اَمَّنَ ھَارُوْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی دُعَائِہٖ۔ یَقُوْلُ آمِیْن''

(تفسیر در منثور ج3، ص567)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے اور حضرت ہارون علیہ السلام ان کی دعا پر آمین کہتے۔''

'' قَالَ عَطَاءٌ آمِیْنُ دُعَاءٌ ''

(صحیح بخاری: ج1، ص107)

ترجمہ: معروف جلیل القدر تابعی حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آمین دعا ہے۔''

دعا میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کی جائے

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً

(سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: دعا مانگو تم اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دلیل نمبر2

آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ وَ مُجَاھِدٍ قَالَ؛ آمِیْنُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

(مصنف عبد الرزاق ج2 ص64، مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص316)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''آمین'' اللہ کا نام ہے۔

ذکر میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کیا جائے

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ۔

(سورۃ اعراف:205)

ترجمہ: ''ذکر کیجیے اپنے رب کا دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ، آہستہ آواز میں۔

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اِخْفَاءُ التَّامِیْنِ اَفْضَلُ وَاحْتَجَّ اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَلٰی صِحَّۃِ قَوْلِہٖ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ (آمِیْنٌ) وَجْھَانِ؛ اَحَدُھُمَا: اَنَّہٗ دُعَاءٌ۔ وَالثَّانِیْ: اَنَّہٗ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانَ دُعَاءٌ وَجَبَ اِخْفَاءُہٗ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی { اُدْعُوْا

رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً} وَاِنْ كَانَ اِسْماً مِّنْ اَسْمَائِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ اِخْفَائُهُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى {وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً}

(تفسیر کبیر امام رازی ج14 ص131)

ترجمہ: امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "آہستہ آواز سے "آمین " کہنا افضل ہے اور اپنے قول کی صحت پر دلیل قائم کی اور فرمایا کہ اس قول (آمین) میں دو جہتیں ہیں:

آمین دعا ہے۔ (2) آمین اللہ کا نام ہے

اگر آمین "دعا" ہے تو اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے {اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً} کی وجہ سے اور اگر آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو بھی اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے {وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً } کی وجہ سے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ "

(مسند احمد؛ ج1 ص228)

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "سب سے بہتر ذکر آہستہ آواز کے ساتھ کرنا ہے۔"

دلیل نمبر 3

نماز میں آمین آہستہ کہا جائے

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْراً اَبَا الْعَنْبَسِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ وَائِلٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ {غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ} قَالَ آمِيْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ۔

(مسند ابی داؤد طیالسی ص138، مسند احمد ج4 ص389)

ترجمہ: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے {غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ} کی قرأت کی تو "آمین " آہستہ آواز سے کہی۔"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ نَا سَعِيْدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةٌ اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ {غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ}

(سنن ابی داؤد: ج1، ص122)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے درمیان نماز میں سکتوں کے متعلق مذاکرہ ہوا تو حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں دو سکتوں کو یاد کیا ایک جب تکبیر تحریمہ کہتے، سکتہ کرتے یعنی خاموش رہتے اور دوسرا جب {غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ} کی قرأت سے فارغ ہوتے تو سکتہ کرتے، یعنی خاموش رہتے۔

دلیل نمبر5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرِ الطَّحَاوِیُّ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ لَایَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَابِالتَّعَوُّذِ وَلَابِالتَّامِیْنَ۔

(سنن طحاوی ج1ص150)

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔''

دلیل نمبر6

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَابِالتَّعَوُّذِ وَلَابِالتَّامِیْنَ۔

(اعلاء السنن ج2ص249)

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔''

دلیل نمبر7

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ یُخْفِی الْاِمَامُ ثَلَاثًا: اَلْاِسْتِعَاذَةُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنٌ۔

(المحلی بالآثار، امام ابن حزم رحمہ اللہ ج2ص280)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''امام نماز میں تین چیزوں ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔''

دلیل نمبر8

رَوَی الْاِمَامُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتِ التَّابِعِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ؛ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْن۔

(کتاب الآثار، امام ابوحنیفۃ بروایۃ امام محمد ج1ص162، مصنف عبدالرزاق ج2ص57)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام نماز میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔''

دلیل نمبر9

عَنِ النَّخْعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَاِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ کَانُوْا یَخْفُوْنَ بِاٰمِیْنَ۔

(الجوہر النقی ج2ص58)

ترجمہ: ''حضرت امام نخعی، حضرت امام شعبی اور حضرت امام ابراہیم تیمی رحمہم اللہ نماز میں ''آمین'' آہستہ آواز سے کہتے تھے۔''

نوٹ: یادرہے ان میں امام شعبی رحمہ اللہ پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد ہیں

دلیل نمبر10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِيْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتِ التَّابِعِیُّ (اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ؛ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَآمِيْن) قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ـ

(کتاب الآثار امام ابو حنیفۃ بروایۃ امام محمد ج 1 ص 162)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام نماز میں **سبحانك اللهم وبحمدك ، اعوذ بالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم** اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔